

پائنچے فولڈ کرکے نماز پڑھانے کا حکم

ریفرنس نمبر:SAR-7569 تاریخ:01-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ ایک امام صاحب پائنچوں سے شلوار فولڈ کر کے نماز پڑھاتے ہیں۔ ہم نے امام صاحب سے گزارش کی کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ وہ جواباً کہتے ہیں کہ دین میں اتنی سختی نہیں ہے اور اب تک اِسی انداز میں نماز پڑھا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ نماز میں کپڑا پائنچوں سے فولڈ کرنے کے متعلق رہنمائی فرمائیں کہ کیا اسلام اِس کی اجازت دیتا ہے یا ممنوع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پینٹ، شلوار یا پاجامے کو نیچے سے فولڈ کر کے یا اوپر سے گُھرس کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوتی ہے، یعنی اس طرح نماز پڑھنا گناہ ہے اور اُسے دوبارہ پڑھنا واجب ہے، لہذا اب تک جتنی نمازیں مذکورہ حالت میں ادا کی گئیں، اُنہیں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور امام کا جواب بالکل غلط اور بے موقع ہے، جب اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے صاف الفاظ میں منع کیا تو اس کے آگے کسی امام مسجد کی تو کیا، امامِ زمانہ کی بھی جرأت نہیں کہ وہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کو نہ مانے اور اس کی بجائے یہ باطل جملہ کہے کہ دین میں اتنی سختی نہیں۔ کوئی حدیث سے جاہل ہو، تو جُدا بات ہے، ایسے کو حدیث اور حکم شرع بتا دیا جائے، لیکن حدیث معلوم ہونے کے بعد کوئی ایسا کہے، تو اسے اپنے ایمان ہی کی فکر کرنی چاہیے۔ دین میں کتنی سختی ہے اور کتنی نرمی ہے، یہ سب سے زیادہ اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فیضان سے فقہائے کرام جانتے ہیں۔ جانتے بوجھتے ایسا رویہ تکبر کی علامت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تکبر کا معنی ہی یہ بیان کیا ہے کہ لوگوں کو حقیر جاننا اور حق بات قبول نہ کرنا۔ دین میں یقیناً نرمی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں: ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔“

(پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 185)

ایک اور جگہ فرمایا: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت 286)

لیکن احکامِ شریعت کے شارح و شارِع علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں کپڑا فولڈ کرنے کے متعلق فرماتے ہیں: ”أمرت أن أسجد علی سبعة، لا أكف شعرا ولا ثوبا۔“ ترجمہ: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔ (صحیح البخاری، جلد 1، باب لا یکف ثوبه فی الصلاۃ، صفحہ 163، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:956ھ/1049ء) لکھتے ہیں:”یکرہ أن یکف ثوبه وھو في الصلاۃ أو یدخل فیھا وھو مکفوف کما إذا دخل وھو مشمر الکم أو الذیل۔“ترجمہ: حالتِ نماز میں نمازی کو کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے، یونہی اگر وہ نماز شروع ہی اِس انداز میں کرے کہ اُس نے کپڑا فولڈ کیا ہوا ہو، جیسا کہ جب کوئی یوں نماز شروع کرے کہ اُس کی آستین یا دامن چڑھا ہوا ہو۔ (غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، فصل فیما یکرہ فعلہ فی الصلاۃ، صفحہ 348، مطبوعہ لاھور)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:”کرہ کفه“ترجمہ: کپڑے کو لپیٹنا مکروہِ (تحریمی) ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد2، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، صفحہ 490، مطبوعہ کوئٹہ)

اِس کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:”حرر الخیر الرملي ما یفید أن الکراھۃ فیه تحریمیة۔“ترجمہ: جو علامہ خیر الدین رملی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تحریر کیا ہے وہ اِس فعل کے مکروہِ تحریمی ہونے کو ثابت کرتا ہے۔ (ردالمحتار مع درمختار، جلد2، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، صفحہ 490، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلسنَّت ، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) سے ”کفِ ثوب“ کی ایک صورت یعنی آستینوں کو نصف کلائیوں سے اوپر تک فولڈ کر کے نماز پڑھنے کے متعلق سوال ہوا، تو آپ نے جواباً لکھا:”ضرور مکروہ ہے اور سخت وشدید مکروہ ہے۔ تمام متونِ مذہب میں ہے:”کرہ کفه“ ترجمہ: کپڑوں کو لپیٹنا مکروہ ہے۔ لہذا لازم ہے کہ آستینیں اتار کر نماز میں داخل ہو، اگرچہ رَکعت جاتی رہے اور اگر آستین چڑھی نماز پڑھے، تو اعادہ کی جائے۔ کما ھو حکم صلاۃ ادیت مع الکراھۃ کمافی الدر وغیرہ۔ ترجمہ: جیسا کہ ہر اس نماز کا حکم ہے جو کراہت کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔“ملتقطاً
(فتاویٰ رضویہ، جلد7، صفحہ 309، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

خلیلِ ملت، مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1405ھ/1985ء) لکھتے ہیں:”شلوار کو اوپر اُڑس لینا یا اس کے پائنچہ کو نیچے سے لوٹ لینا، یہ دونوں صورتیں کفِ ثوب یعنی کپڑا سمیٹنے میں داخِل ہیں اور کفِ ثوب یعنی کپڑا سمیٹنا مکروہ اور نماز اِس حالت میں ادا کرنا، مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ کہ دہرانا واجب، جبکہ اِسی حالت میں پڑھ لی ہو اور اصل اِس باب میں کپڑے کا خلافِ معتاد استعمال ہے، یعنی اس کپڑے کے استعمال کا جو طریقہ ہے، اس کے برخلاف اُس کا استعمال۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔
(فتاوی خلیلیہ، جلد1، صفحہ 246، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 رَبیعُ الاوّل 1443ھ/01 نومبر 2021ء